سوشل سائنس

سماجی اور سیاسی زندگی

(حصّہ اوّل)

چھٹی جماعت کی درسی کتاب

جامعہ ملیہ اسلامیہ

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

Samaji Aur Siyasi Zindagi Part-I
(Social and Political Life Part-I)Textbook for Class VI

ISBN 81-7450-457-5

پہلا ایڈیشن

فروری **2006** پھاگن **1927**

دیگر طباعت

جولائی **2014** شراون **1936**

فروری **2018** پھالگن **1939**

اپریل **2019** چیتر **1941**

PD 1T AUS

قیمت : ₹ ??.00

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
شری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 **فون** 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بینگلورو - 560085 **فون** 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 **فون** 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا - 700114 **فون** 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 **فون** 0361-2674869

اشاعتی ٹیم

ہیڈ پبلی کیشن ڈویژن	:	محمد سراج انور
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اُپّل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
چیف بزنس منیجر	:	ابیناش کُلّو
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
پروڈکشن اسسٹنٹ	:	دیپک جیسوال

سرورق اور آرٹ
وی۔ منیشا

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی 110016 نے

میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

پیش لفظ

قومی درسیات کا خاکہ (NCF)، 2005 میں سفارش کی گئی ہے کہ اسکول میں بچوں کی زندگی، ان کی اسکول سے باہر کی زندگی سے وابستہ ہونی چاہیے یہ اصول کتابی آموزش یعنی صرف کتابوں کے ذریعے سیکھنے کی پرانی روایت ترک کر دینے کی نشاندہی کرتا ہے۔ کتابی آموزش کے ذریعہ ہمارے نظام کو تشکیل دینے کا سلسلہ اب بھی جاری ہے اور اس کے سبب اسکول، گھر اور بستی کے درمیان ایک خلا اور فاصلہ قائم ہوتا ہے۔ قومی درسیات کے خاکہ کی بنیاد پر تیار کردہ نصاب تعلیم اور درسی کتابیں اس بنیادی تصور کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی مظہر ہیں۔ یہ رٹ کر سیکھنے اور مختلف نصابی مضامین کے درمیان حد فاصل برقرار رکھنے کی حوصلہ شکنی کی کوشش بھی کرتی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ اقدامات نمایاں طریقے سے طفل مرکوز اس نظام تعلیم کی جانب ہمیں آگے بڑھائیں گے جس کا خاکہ قومی پالیسی برائے تعلیم (1986) میں دیا گیا ہے۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار ان اقدامات پر ہوگا جو اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ آموزش پر غور وفکر کرنے اور پُر تصور سرگرمیوں اور سوالات کی پیروی کرنے میں بچوں کی ہمت افزائی کے لیے اٹھائیں گے۔ ہمیں یہ تسلیم کرنا اور سمجھنا ہوگا کہ اگر بچوں کو جگہ، وقت اور آزادی دے دی جائے تو وہ بڑوں کی فراہم کردہ معلومات میں مصروف ہو کر نیا علم پیدا کر سکتے ہیں۔ محض مجوزہ درسی کتابوں کو امتحان کی بنیاد بنانا ہی آموزش کے دوسرے وسائل اور مقامات کی ان دیکھی کی ایک وجہ ہے۔ تخلیقیت اور پہل کرنے کی صلاحیت کو جاگزیں کرنا تبھی ممکن ہے جب ہم بچے کو سیکھنے کے عمل میں ایک شریک کار کی نظر سے دیکھیں اور ان کے ساتھ ان ہی کے مطابق پیش آئیں نہ کہ ان کو ایک مخصوص اور جامد علم کے وصول کنندگان کی حیثیت سے دیکھیں۔

ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے اسکول کے معمولات اور طریقہ کار میں تبدیلی ضروری ہے۔ روز مرہ کے نظام الاوقات میں لچک اتنی ہی ضروری ہے جتنی سال بھر کے کاموں کے کیلنڈر کو عملی جامہ پہنانے کی مشقت جس سے کہ تدریس کے لیے مطلوبہ دنوں کی تعداد اصلی پڑھائی کے لیے دیے جا سکیں۔ تدریس اور جانچ کے لیے استعمال کیے جانے والے طریقے طے کریں گے کہ یہ کتاب بچوں کی زندگیوں کو اسکول میں ذہنی دباؤ اور اکتاہٹ پیدا کرنے کے ذرائع کے بجائے اسے ایک خوش گوار تجربہ بنانے کے لیے کتنی موثر ثابت ہوتی ہے۔ نصاب بنانے والوں نے بچوں پر پڑنے والے تعلیمی بوجھ کے مسئلے کی طرف بھی مختلف مرحلوں پر علم کی از سر نو ساخت اور بچے کی نفسیات کا زیادہ خیال کرتے ہوئے اور پڑھائی کے لیے دستیاب وقت کو ذہن میں رکھتے ہوئے توجہ دینے کی کوشش کی ہے۔ یہ درسی کتاب غور وفکر، چھوٹے چھوٹے گروپوں

میں بحث ومباحثہ اور عملی کام کی سرگرمیوں اور مواقع کو ترجیح دینے اور بڑھانے کی ایک کوشش ہے۔

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (این سی ای آر ٹی) درسی کتاب کی تشکیل کمیٹی، جس پر اس کتاب کی تمام ذمہ داری عائد کی گئی تھی، کی محنت اور لگن کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ہم اعلیٰ پرائمری درجے کی سماجی علم کی درسی کتاب کی مشاورتی کمیٹی کے صدر پروفیسر ہری واسودیون اور اس کتاب کی خصوصی صلاح ساردا بالا گوپالن کا کمیٹی کے کام کی رہنمائی کے لیے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اس کتاب کی تیاری میں کئی اساتذہ نے بھی حصہ لیا اور عملی شرکت کی۔ ہم ان کے پرنسپلوں کے ممنون ہیں کہ انھوں نے اسے ممکن بنایا۔ہم ان اداروں اور تنظیموں کے بھی احسان مند ہیں جنھوں نے فیاضی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیں اپنے وسائل، ساز وسامان اور کارکنوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دی۔ہم فروغ انسانی وسائل کی وزارت کی مقرر کردہ قومی نگراں کمیٹی (NMC) کے سربراہ پروفیسر مرنال میری اور پروفیسر جی۔ پی۔ پانڈے کے خصوصی طور پر ممنون ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت دیا اور اس عمل میں برابر شرکت کی۔

ہم اس نصابی کتاب کے اُردو ترجمے کی ذمہ داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کے شکر گزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون وشکر گزار ہیں جنھوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیئے۔کونسل اس کتاب کے ترجمے کے لیے مترجم مجیب الرحمٰن عثمانی کی شکر گزار ہے۔

ایسی تنظیم کی حیثیت سے جو باقاعدہ اصلاح اور اپنی تیار کی ہوئی کتابوں میں مسلسل بہتری کے لیے خود کو پابند کر چکی ہے، این سی ای آر ٹی تجاویز اور آراء کا خیر مقدم کرتی ہے جو نظر ثانی کرنے اور مزید بہتری لانے میں ہمارے لیے مددگار ثابت ہوں گی۔

ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

نئی دہلی
20 دسمبر 2005

درسی کتاب تیار کرنے والی کمیٹی

صدر، صلاح کار کمیٹی برائے درسی کتب سماجی سائنس، اعلیٰ ابتدائی درجہ

ہری واسودیون، پروفیسر، شعبۂ تاریخ، کلکتہ یونیورسٹی، کولکاتا

صلاح کار اعلیٰ

ساردا بالا گوپالن، سینٹر فار دی اسٹڈی آف ڈیولپمنٹ سوسائٹیز (CSDS)، راج پور روڈ، دہلی

اراکین

انجلی نرونہا، اکلویہ — انسٹی ٹیوٹ فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ انوویٹو ایکشن، مدھیہ پردیش

اروند سردانا، اکلویہ — انسٹی ٹیوٹ فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ نوویٹو ایکشن، مدھیہ پردیش

دیپتا بھوگ، نرنتر — سینٹر فار جینڈر اینڈ ایجوکیشن، سرودیہ انکلیو، نئی دہلی

جیا سنگھ، لیکچرر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی

کرشنا مینن، ریڈر، لیڈی شری رام کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی

لتیکا گپتا، مشیر، ڈی۔ای۔ای، این سی ای آر ٹی

موہن دیش پانڈے، کو آرڈی نیٹر، آبھا (اروگیہ بھان)، آوندھ، پونے، مہاراشٹریہ

ایم۔وی۔سری نواسن، لیکچرر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی

سنجے دوبے، ریڈر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی

شوبھا باجپئی، گورنمنٹ مڈل اسکول، ادا، ضلع ہردا، مدھیہ پردیش

سواتی ورما، ہیری ٹیج اسکول، سیکٹر 23، روہنی، دہلی

ممبر کوآرڈی نیٹر

ڈبلیو۔ تھیمی چون رام سن، لیکچرر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی

اظہار تشکر
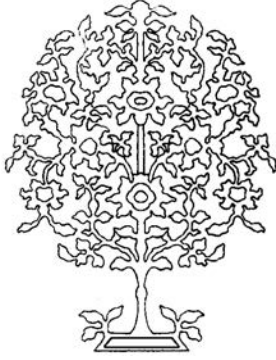
یہ کتاب جس اجتماعی کوشش کا نتیجہ ہے اس کی وسعت لکھنے والوں کی باضابطہ ٹیم کی کوششوں سے کہیں زیادہ ہے۔ کئی دوست اور ساتھی اس کو لکھنے میں کئی طرح سے شامل رہے ہیں۔ ہماری خود کی پہل پر بنی داخلی نظرثانی کمیٹی کے اراکین کی حیثیت سے میری جون، ایس مہندر، آدتیہ نگم اور سی۔این۔ سبرامنیم نے ہمیں تفصیلی باز رسائی اور ضروری چیزیں مہیا کیں۔

اس کے علاوہ سولی بنجامن، راجیو بھارگو، انو گپتا، سارہ جوزف، پرکاش کانت، پربھو مہاپاترا، فرح نقوی، اودھیند رشرن، سجیت سنہا، بھوپندر یادو اور یوگیندر یادو نے کچھ مخصوص اسباق کو پڑھا اور ان کے بارے میں اپنی رائے دی۔ الیکس ایم۔ جارج نے ہمیں خیالات، باز رسائی اور معلومات مہیا کر کے ایک ساتھ کئی کردار نبھائے۔

کیشب داس نے ایک سبق پر غور وفکر کرنے کے لیے اپنے مسودے کے ساتھ ہماری معاونت کی۔ سمنگلا دامودرن نے انڈین پیپلز تھیٹر ایسوسی ایشن (IPTA) گیت کے الفاظ ہمیں مہیا کرائے جسے ہم نے اپنے پہلے باب میں شامل کیا ہے۔ بین نے بڑی چاہ کے ساتھ چزامی، ناگا لینڈ میں چاول کی کاشت کے بارے میں ہمیں معلومات فراہم کیں۔

ہم خاص طور پر اُروشی بھوٹالیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیں گے جنھوں نے بڑی فیاضی کے ساتھ ہماری کتاب کی ایڈیٹنگ کا کام بہت مختصر نوٹس کے باوجود مکمل کیا۔ ان کی مفصل ایڈیٹنگ اور قیمتی آراء نے اس کتاب کی کوالٹی، اسے پیش کرنے کے ڈھنگ اور ہمارے انداز تحریر اور اسلوب کو بہت ہی مالا مال کیا۔

ہم آر۔ کے۔ لکشمن (ٹائمز آف انڈیا)، شیلا دھیر، بوائل سین گپتا اور انجلی مونٹاریو کے بھی شکر گزار ہیں کہ انھوں نے اپنے کاموں اور تحریروں کو استعمال کرنے کی اجازت دی۔ ہم پنگوئن تلیکا اور حکومت مہاراشٹر کا اپنی اشاعتوں کے استعمال کی اجازت دینے کے لیے ممنون ہیں۔

اس کتاب کی کچھ تصویریں بچوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ گورنمنٹ مڈل اسکول، ادا، ضلع ہردا کے بچوں کی بنائی ہوئی تصویریں ہم نے باب بعنوان ''ذرائع معاش'' کے سرورق پر دی ہیں۔ آدتی، ایشوریہ، انیشا، بالی، میناکشی اور سحر نے بھی اپنی بنائی ہوئی تصویریں مہیا کیں۔ سسوتی چودھری نے کتاب کے پہلے باب میں شامل دو تصویریں ہمارے لیے بنائیں۔

ہمیں بڑی فیاضی سے ڈاؤن ٹو ارتھ (Down to Earth)، ہندوستان ٹائمز اور نہرو میموریل سوسائٹی نے فوٹو گرافس عطا کیے۔ ہم خاص طور پر رسالہ 'آؤٹ لک' کا ان کی مدد کے لیے اور جان بریمین اور پارتھی شاہ کا ان کے فوٹو گرافوں کے لیے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

مرکز برائے ترقی پزیر سوسائٹیوں کا مطالعہ (سی ایس ڈی ایس): ایکلویہ؛ نرنتر۔ سی، جی، ای اور انکر سوسائٹی برائے تعلیم میں متبادلات نے اس

کتاب کی تیاری میں ہماری غیر حاضریوں کو صبر کے ساتھ برداشت کرتے ہوئے اور ہمارے بے پناہ مطالبات کے باوجود، ایک اہم کردار نبھایا ہے۔ ان سب نے ہماری ہر طرح مدد کی۔ سی ایس ڈی ایس میں مسٹرادھیکاری، وکاس، سچن اور گھنشیام، اکلویہ کے دنیش پاٹل اور نرنتر کے شالنی جوشی، پورو بھاردواج، مالنی گھوش، پرسنا اور انل سدانے ہماری بڑی مدد کی۔

مذکورہ بالا تمام افراد کو بحیثیت والدین، اساتذہ یا طلبا درسی کتابوں کے بارے میں علم ہے اور وہ ان طریقوں کو جس کے ذریعہ ہم نے بچوں کے لیے نئے خیالات پیش کیے ہیں، بہتر بنانے کی ذمہ داری لینے کے اس عمل میں شامل ہوئے ہیں۔

سویتا سنہا، پروفیسر اور ہیڈ، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی کی اس کتاب کے تیار ہونے کے دوران دیے گئے تعاون کے لیے خصوصی شکریے کی مستحق ہیں۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈپارٹمنٹ کی کوششیں جو انھوں نے اس کتاب کی اشاعت کے لیے کیں قدر کی نگاہ سے دیکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب ہماری تمام کوششوں کی عکاسی کرتی ہے۔ اس کتاب کے سلسلے میں تجاویز اور تنقیدی باز رسانی کا خیر مقدم ہے۔

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارَت کو ایک مقتَدر، سماج وَادی، غیر مَذہَبی عَوامی جَمہُوریَہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''مقتدر عوامی جمہوریہ'' کی جگہ (1977-1-3 سے)

2۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''قوم کے اتحاد'' کی جگہ (1977-1-3 سے)

کچھ اس کتاب کے استعمال کے بارے میں

سماجی اور سیاسی زندگی کیوں؟

قومی درسیات کا خاکہ 2005 تیار کرنے والی کمیٹی کے اراکین کی رائے تھی کہ مضمون شہریات (Civics) ماضی کی خاص نو آبادیات سے متعلق ہے اور اس لیے اس کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ ان اراکین کو یہ بھی محسوس ہوا کہ سوکس کے مضمون میں محض سرکاری اداروں اور پروگراموں پر توجہ مرکوز تھی نیز اس میں ایک تنقیدی نقطۂ نظر پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔''سماجی اور سیاسی زندگی'' وہ نیا مضمون ہے جو اس کے نتیجے میں ابھر کر سامنے آیا۔ اس نئے مضمون نے بیک وقت اپنا دائرہ ایسے موضوعات کو شامل کرکے وسیع کیا جن کا سروکار سماجی، سیاسی اور معاشی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے ہے۔

سماجی اور سیاسی زندگی میں کیا نئی بات ہے؟

اس درسی کتاب کو لکھتے وقت شعوری طور پر سوچ بچار کے ساتھ ایک الگ نقطہ نگاہ اپنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ کتاب مندرجہ ذیل تین عناصر کا امتزاج اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

1) اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے کہ بچہ ٹھوس تجربات کے ذریعے بہترین طور پر سیکھ سکتا ہے۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ اداروں اور عملیات پر یا تو قصے کہانیوں کے بیانیہ انداز کے ذریعے یا افراد کے مطالعات کے ذریعے بچے کے تجربات پر مبنی مشقوں کے ذریعے گفتگو اور مباحثہ کیا جائے۔

2) تصورات (Concepts) کو اس انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ بچے انھیں پوری طرح سمجھ سکیں۔ ایسا کرنے کے لیے ہم نے جو طریقے استعمال کیے ہیں وہ یہ ہیں کہ معلومات کی فہرستیں کم سے کم تیار کی جائیں، ایسے سوالات پوچھے جائیں جو بچوں میں سوچنے اور غور کرنے کی حوصلہ افزائی کریں اور جہاں جہاں ممکن ہو تعریفوں (Definitions) سے احتراز کیا جائے۔

3) یہ ذہن میں رکھتے ہوئے کہ بچہ پہلے ہی خاندانی اور سماجی جالوں میں الجھا ہوا ہوتا ہے، ہم نے موضوعات پر بحث کرتے وقت نصب العین اور حقیقت میں توازن قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔

بچے باہر کی دنیا میں رونما ہونے والے بہت سے واقعات کو ذہن میں لے کر کلاس روم میں آتے ہیں۔ موضوعات پر ہونے والی بحث ان تفہیمات سے کچھ لیتی بھی ہے اور ان پر سوالات اٹھا کر تفتیش بھی کرتی ہے۔ حقیقت کو نصب العین کی جانب گامزنی کے طریقوں کے تجزیئے کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ نصب العین پر ملک کے آئین میں پنہاں اقدار اور ان کے حصول کے لیے عوام کی جدو جہد کے ذریعے زور دیا گیا ہے۔

اس کتاب کے چار سیکشن ہیں جو مختلف تصورات پر مرکوز ہیں، یعنی تنوع، حکومت، مقامی حکومت اور انتظامیہ اور روزی اور زندگی یا زندگی اور روزگار۔ ہر سیکشن میں ایسے باب ہیں جو ان تصورات کی وضاحت اور توسیع کرتے ہیں۔

I۔ ہر باب کی ابتدا کرنا

کتاب کا ہر باب ان دو عناصر سے شروع ہوتا ہے جو بچے میں باب کے مواد کے لیے دلچسپی پیدا کرنے کے مقصد سے رکھے گئے ہیں۔ ان میں سے پہلا عنصر تعارفی بکس یا چوکھٹا ہے جس سے تھوڑی سی جھلک اس بات کی ملتی ہے کہ باب میں کیا کچھ بتایا جانے والا ہے۔ کہیں کہیں کچھ ایسے سوالات ہیں جن کا مدعا بچے میں تجسس پیدا کرنا اور ایک خاص موضوع کے ضمن میں اس کے اپنے تجربات کو باہر نکلوانا ہے۔ ہم نے ہر باب کے شروع میں ایک بڑی تصویر بھی دی ہے۔ اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ تصویر دیکھ کر بچہ یہ قیاس کر سکے کہ سبق میں کیا بتانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم مدرسوں یا استادوں سے بھی التماس کریں گے کہ کتاب کے سوالوں اور تصویروں کے علاوہ دیگر اور تصویریں اور اپنے بنائے ہوئے سوالات بھی پیش کریں۔

باب 2

تنوع اور امتیاز

پچھلے باب میں آپ تنوع کے مفہوم پر بات چیت کر چکے ہیں۔ کبھی کبھی ان لوگوں کو، جو دوسروں سے مختلف ہوتے ہیں، انہیں تنگ کیا جاتا ہے، ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور انہیں کسی مخصوص کام یا گروپ میں شامل نہیں کیا جاتا۔ جب ہمارے دوست یا دیگر ہمارے ساتھ اس قسم کا سلوک کرتے ہیں تو ہمیں چوٹ پہنچتی ہے، غصہ آتا ہے اور ہم بے بس اور افسردہ محسوس کرتے ہیں۔ کیا آپ کو کبھی حیرت ہوئی ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟

II۔ متن پر سوالات اور مشقیں

آپ دیکھیں گے کہ تمام ابواب میں اس طرح کے متنی سوالات، بحث کے بکس یا مشقیں دی گئی ہیں جو کئی مقاصد کو پورا کرتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ جاننے میں استاد کی مدد کرنا ہے کہ طلبا پچھلے سبق کو کس حد تک سمجھ پائے ہیں۔

کیا آپ تین ایسی چیزیں بتا سکتے ہیں جو حکومت کرتی ہے لیکن ان کا ذکر ہم نے نہیں کیا ہے؟

1۔

2۔

3۔

دوسرا مقصد تصورات کے بارے میں بچے کی سمجھ کو اسی کے تجربات میں تلاش کر کے وسیع کرنا ہے۔

3۔ کسی سبزی فروش یا پھیری لگانے والے سے بات کر کے معلوم کیجیے کہ وہ اپنے کام کو کس طرح منظم کرتا ہے، اور سامان تیار کرنے، خریدنے اور بیچنے وغیرہ کے اس کے کیا طریقے ہیں؟

4۔ بچو! مانجھی کو ایک دن کی چھٹی لینے کے لیے دوبار سوچنا پڑتا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

تیسرا مقصد بچے کو بتائی ہوئی باتوں کو یاد کرنا اور پہلے پڑھی ہوئی چیزوں کو ان سے جوڑنا سکھانا ہے۔

مشق : داہنی جانب والے کالم میں دیے ہوئے بیانات کو دیکھئے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ کس سطح یا درجے سے تعلق رکھتے ہیں؟ اس بیان کے سامنے اس درجے پر صحیح (✓) کا نشان لگائیے جو آپ کے خیال میں سب سے زیادہ موزوں ہے۔

	مقامی	ریاستی	مرکزی
ہندوستان کی حکومت کا روس کے ساتھ پرامن تعلقات رکھنے کا فیصلہ	▢	▢	▢
مغربی بنگال کی حکومت کا اس بارے میں فیصلہ کہ آیا بورڈ کا امتحان تمام سرکاری اسکولوں میں آٹھویں کلاس میں ہو۔	▢	▢	▢
بھوبنیشور اور جموں کے درمیان نئی گاڑیاں چلانے کا فیصلہ	▢	▢	▢

بحث کیجیے

آپ کے خیال میں سمیرا اسکول کیوں نہیں جاتا تھا؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ چاہتا تو اس کے لیے اسکول جانا آسان ہوتا؟ آپ کی لیے رائے میں کیا یہ صورت حال، منصفانہ ہے کہ کچھ بچے تو اسکول جا سکتے ہیں اور کچھ دوسرے نہیں جا سکتے؟

مباحثے کے بکس چھوٹے چھوٹے گروپوں میں بحث کے لیے دیئے ہیں۔ یہ مباحثے بعد میں پوری کلاس کر سکتی ہے۔ مباحثے کے یہ بکس طلبا کے لیے مرکزی حیثیت رکھتے ہیں اور مخصوص تصورات کی ان کی سمجھ کو تجربے کے ساتھ وسیع کرتے ہیں، لہٰذا وقت کی مجبوری یا کسی اور بناء پر کسی بھی حالت میں ان کی اَن دیکھی نہیں کی جانی چاہیے اور نہ غفلت برتی جانی چاہیے۔

III۔ متن پر اختتامی سوالات

اختتامی سوالات کو وضع کرتے وقت اس بات پر احتیاط کے ساتھ توجہ کی گئی ہے کہ طلبا کتاب کے مواد کو سمجھیں نہ کہ بلا سوچے سمجھے زبانی رٹ لیں۔ اس کے لیے ان کی ہمت افزائی کی جانی چاہیے۔ طلبا کی اپنے الفاظ میں جواب لکھنے کے لیے بھی ہمت بڑھائی جانی چاہیے۔ مختلف وضع کے سوالات کا استعمال کیا گیا ہے۔ تین مختلف قسم کے سوالات کی مختصر تشریح دی گئی ہے۔

سوالات

1۔ پولیس کا کیا کام ہے؟

2۔ دو ایسی چیزیں بتائیے جو پٹواری کے کام میں شامل ہوتی ہیں۔

» ایک قسم کے سوالات کے جواب دینے کے لیے بچے کو باب کے کچھ اہم خیالات کو مخصوص طور پر ذہن میں واپس لانا ہوتا ہے۔

» دوسری قسم کے سوالات طالب علم سے اپنے خود کے تجربات کی بنیاد پر جواب دینے کے لیے کہتے ہیں۔

5۔ مندرجہ ذیل جدول کو پر کیجیے اور دکھائیے کہ وہ کون سی خدمات ہیں جو لوگ اس بازار میں فراہم کرتے ہیں جہاں آپ اکثر جاتے رہتے ہیں۔

دفتر یا دُکان کا نام	مہیا کردہ خدمت کی نوعیت

» موازنہ اور تضاد کی قسم کے سوالات بھی شامل کیے گئے ہیں جن کے جواب دینے میں بچے کو دی گئی معلومات کی بنیاد پر سوچنا ہوتا ہے۔

6۔ سیکر اور رامالنگم کے حالات کا موازنہ درج ذیل جدول کو بھر کر کیجیے۔

	سیکر	رامالنگم
کاشت شدہ زمین		
مطلوبہ مزدور		
فصل کی فروخت		

» کچھ ایسے سوالات سبق میں شامل کیے گئے ہیں جن میں طلبا سے ایک ایسی صورت حال کا تصور کرنے کو کہا جاتا ہے جس کے بارے میں وہ پڑھ چکے ہیں اور ان مسائل پر اپنا ردعمل ظاہر کرنے کو کہا جاتا ہے جو اس صورت حال سے نکل کر سامنے آتے ہیں۔

6۔ درج ذیل خبر کو پڑھیے

...... واقعہ کے بارے میں تب معلوم ہوا جب کچھ گائوں والے بری طرح زخمی لاڑ کو علاج کے لیے ہسپتال لے کر آئے۔ پولیس نے جو رپٹ درج کی اس کے مطابق اس پر اس وقت حملہ ہوا جب اس نے اصرار کیا کہ گاڑی کے پانی کو ان ٹینکوں میں خالی کیا جائے جو نیمونے کی گرام پنچایت نے پانی کی فراہمی کی اسکیم کے تحت تعمیر کرائے تھے تاکہ پانی کی برابر تقسیم ہوسکے۔ تاہم اس نے الزام لگایا کہ اعلیٰ ذات کے لوگ اس اسکیم کے خلاف تھے اور انھوں نے اس سے کہا تھا کہ گاڑی کا پانی نیچی ذات کے لوگوں کے لیے نہیں ہے۔

انڈین ایکسپریس، یکم مئی 2004 سے ماخوذ

a۔ بھگوان کو کیوں مارا پیٹا گیا؟

b۔ کیا آپ کے خیال میں یہ تفریق کا معاملہ ہے؟ کیوں؟

» ایک اور وضع کے سوال ہیں جن میں تصویریں یا فوٹو استعمال کیے گئے ہیں۔ طلبا کو تصویروں یا فوٹوں میں جو کچھ نظر آرہا ہے اسے بیان کرنا ہوتا ہے اور یہ بتانا ہوتا ہے کہ جو کچھ انھوں نے سبق میں پڑھا ہے اس سے ان باتوں کا کیا تعلق ہے۔

7۔ بحث کیجیے۔
دونوں تصویروں میں آپ کوڑے کو اٹھانے اور پھینکنے کے مختلف طریقے دیکھ سکتے ہیں۔
(i) آپ کے خیال میں کوڑا اپھینکنے اور اسے ٹھکانے لگانے کا کون سا طریقہ کام کرنے والے کو تحفظ فراہم کرتا ہے؟

سوالات کی یہ مختلف قسمیں مدرس کو یہ جائزہ لینے میں مددگار ہوئی ہیں کہ بچہ نہ صرف یہ کہ ایک تصور کو سمجھ گیا ہے بلکہ اس کی اس آموزش میں تصور کو بامعنی طور پر مربوط کرنے کی اہلیت بھی شامل ہے۔ مختلف قسم کے طلبا کے کام کا جائزہ لیتے وقت ایسے سوالات تیار کرنے کے لیے استاد کی ہمت بڑھتی ہے، جیسے اوپر دکھائے گئے ہیں۔ متن کے اختتامی سوالات کی طرز پر نئے نئے سوالات وضع کرنے کی کافی اہمیت ہے۔ ہمیں بچوں کے کچھ طے شدہ سوالات کے جوابات ''سیکھنے'' کے چلن کو ختم کرنے کی کوشش کرنا ہوگی۔ رائے کا اظہار کرنا یا کچھ خاص مسائل پر بحث ومباحثہ کرنا کسی تصور کو سیکھنے یا اس میں لگ جانے کا حصہ ہے۔

IV۔ بیانیہ یا حکایتی انداز کا استعمال

میرا ارادہ مذاق کرنے کا تھا ایک پھٹے حال لڑکے کے لیے مذاق کرنے کا جو مصروف چوراھوں پر بتیوں کے پاس اخبار فروخت کرتا تھا۔ جب بھی میں سائیکل پر گزرتا وہ میرے پیچھے بھاگتا تھا، ھاتھ میں انگریزی اخبار اٹھائے ھوئے

تصور کیجیے کہ آپ ایک فنکار یا مصنف ہیں جو اوپر بیان کی گئی جگہ میں مقیم ہے۔ اس جگہ میں اپنی زندگی کے بارے میں یا تو ایک کہانی لکھیے یا ایک تصویر بنا کر اسے دکھائیے۔
کیا آپ سوچتے ہیں کہ آپ ایسی جگہ رہنا پسند کریں گے؟ ایسی پانچ چیزیں لکھیے جن کی کمی آپ ایسی جگہ رہنے پر محسوس کریں گے۔

اس کتاب میں بچے کو خیالات اور اداروں کو سمجھنے کے خیالی اور غیر خیالی دونوں طرح کے بیانیہ یا حکایتی طرز بیان کا استعمال کیا گیا ہے۔ یہ حکایتی طریقہ بچوں میں گہری سوچ اور بحث ومباحثہ کی حوصلہ افزائی کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے اور کوشش یہ ہونی چاہیے کہ جتنا ممکن ہو سکے طالب علم، کہانی سے شناخت بنا سکے۔ کچھ ابواب میں ہم نے طلبا سے خود اپنے بنائے ہوئے ایسے قصے اور حکایتیں بنانے کو بھی کہا ہے جو یکساں صورتوں میں ان کے تجربات پر مبنی ہوں۔ یہ کہانیاں لکھتے اور بیان کرتے وقت طالب علموں کی ہمت بڑھائی جانی چاہیے۔

بچو مانجھی ــ ایک رکشا چلانے والا
میں بھار کے ایك گاؤں کا رھنے والا ھوں جھاں میں ایك راج مستری کا کام کرتا تھا۔
میری بیوی اور تین بچے گاؤں ھی میں ھیں۔ ھماری اپنی کوئی زمین نھیں ھے۔ گاؤں میں مجھے راج مستری کا کام باقاعدگی سے نھیں ملتا تھا......

استاد کو بھی چاہیے کہ دوسرے اسباق میں سکھائے جانے والے تصورات کی کڑیاں موجودہ سبق میں تلاش کرے تاکہ دو چیزوں میں ربط کی موجودگی کو طلبا سمجھ سکیں۔

V۔ تصویروں کا استعمال

اس کتاب میں کئی تصویریں اور فوٹوگرافس ہیں۔ یہ باب ایسا ہی ضروری حصہ ہے، جیسی بیانیہ اور حکایتیں، کہانیاں وغیرہ۔ اساتذہ کو چاہیے کہ باب کے بیانیہ مواد کی وضاحت میں ان کا استعمال کریں۔

اس کے علاوہ تصویروں کی صورت حال کا تصور کرنے میں بچے کے لیے مددگار ہوتی ہیں، بھلے ہی وہ اُس سے مانوس نہ ہو۔ استاد کو یہ بھی چاہیے کہ وہ اس کتاب میں جو تصویریں وغیرہ مہیا کی گئی ہیں ان کے علاوہ بھی ضروری اور موزوں بصیری سامان اور اشیاء کا استعمال کرے۔ لائبریری، اخبار، رسالے اور انٹرنیٹ وغیرہ کی طرح کا تمام سامان بصری سامان کا ایک اچھا اور موثر ذریعہ اور ماخذ ہیں اور جہاں ممکن ہو ان کا استعمال کیا جانا چاہیے۔

VI ۔دوسرے وسائل کا استعمال

درسی کتاب کی اہمیت تو ہوتی ہے لیکن یہ بہت سے اُن دیگر وسائل میں سے ایک ہے جنہیں کلاس روم میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ طلبا کی ہمت درسی کتابوں کے علاوہ دوسری کتابیں پڑھنے کے لیے بڑھائی جانی چاہیے۔ اس کا ایک طریقہ یہ ہوگا کہ دوسرے ذرائع جیسے اخبارات، رسالوں اور کتابوں وغیرہ میں اٹھائے گئے سوالات کے جواب معلوم کیے جائیں۔

ایڈیٹر کے نام خطوط

اشتہاروں پر پابندی عائد کی جائے

دیواروں پر لگے اشتہار شہر کی خوبصورتی کو بگاڑ رہے ہیں مزید یہ کہ کئی بار یہ اشتہار اہم سائن بورڈوں اور سڑکوں کے نقشے پر بھی چپکا دیئے جاتے ہیں۔ سبھی پارٹیوں کو دیواروں پر اشتہار لگانے پر پابندی عائد کرنے کے سلسلے میں اتفاق رائے قائم کرنا چاہیے۔

مہیش کپاسی

دھلی

کوئی برائی نہیں! پاس کے گاؤں میں کسی نل میں تو پانی آرہا ہوگا۔

فہرست

پیش لفظ *iii*

کچھ اس کتاب کے استعمال کے بارے میں *ix*

پہلی اکائی تنوع

باب 1 تنوع کو سمجھنا **3**

باب 2 تنوع اور تفریق **15**

دوسری اکائی حکومت

باب 3 حکومت کیا ہے؟ **31**

باب 4 جمہوری حکومت کے کلیدی عناصر **39**

تیسری اکائی مقامی حکومت اور انتظامیہ

باب 5 پنچایتی راج **49**

باب 6 دیہی انتظامیہ **57**

باب 7 شہری انتظامیہ **66**

چوتھی اکائی ذرائع معاش

باب 8 دیہی ذرائع معاش **77**

باب 9 شہری ذرائع معاش **87**

حوالہ جات **99**

آؤ مل جل کر
بنائیں ایک بہتر دنیا
نرمالیہ چکروتی، کالج آف آرٹ، نئی دہلی